بعون منور کن زمین و زمان و نور افزای مہر درخشان

درین زمان برکت اقتران بفضل خالق کون و مکان کتاب فیض انتساب مجموعۂ معارف و فہم

معروف ترجمۂ اردوے

فصوص الحکم

بار اول بحفظ حق تالیف

باہتمام خاکسار محمد عبد اللہ صدیقی تاجر کتب لکھنؤ بازار چوک و مالک مطبع مجتبائی

از انجلای شاہد طبع مطبع مجتبائی بزیور تجلی نو گردید ۱۳۲۱

یعنے اون دونون سے ہر ایک کے لیے اسمار حسنی ہے وہ سب دونون کے احاطہ مین داخل ہین اور ہر اسم کا مظہر ازلی اور ابدی ہے ازلیت اسکی اسم اول سے ہے ابدیت اسم آخر سے اور ظہور اسکا اسم ظاہر سے ہے بطون اسم باطن سے پس جتنے اسمار کہ ابدار اور ایجاد سے متعلق ہین وہ سب اسم اول مین داخل ہین اور جتنے اسمار کہ اعادہ اور جزار سے متعلق ہین وہ سب اسم آخر اور ظہور اور بطون کے متعلق ہین وہ اسم ظاہر اور باطن مین داخل ہین اور جتنی چیزین کہ ہین وہ ان چار حالت ظہور اور بطون اور اولیت اور آخریت سے خالی نہین ہین ایک طور سے اور انکی تقسیم ہوتی ہے کہ وہ یا اسمار ذات ہونگے یا اسمار صفات یا اسمار افعال - اگرچہ یہ کل اسمار ذات ہین لیکن جن اسمار سے صرف ذات ظاہر ہے وہ اسمار ذات اور جن سے صفات کا ظہور ہے وہ اسمار صفات اور جن سے افعال ظاہر ہین وہ اسمار افعال ہین اور آخر مین دو یا تین اعتبار ہوتا ہے کیونکہ بعض ایسے اسم ہین جو ایک اعتبار سے ذات پر دلالت کرتے ہین اور دوسرے اعتبار سے افعال پر اور بعض ایسے ہین کہ ایک اعتبار سے افعال پر دلالت کرتے ہین دوسرے سے ذات پر جیسے اسم رب ہے کہ یہ ثبوت ذات پر بھی دلالت کرتا ہے اور صفت پر بھی اور فعل کی اصلاح پر بھی دلالت کرتا ہے - اسمار ذات یہ ہین - اللہ رب ملک قدوس سلام مومن مہیمن عزیز جبار متکبر علی عظیم ظاہر باطن اول آخر کبیر جلیل مجید حق مبین واحد ماجد صمد متعالی غنی نور وارث ذوالجلال رقیب - اور اسمار صفات یہ ہین - حی شکور قہار مقتدر قوی قادر رحمن رحیم کریم غفار غفور ودود رؤف حلیم صبور بر علیم خبیر محصی حکیم شہید سمیع بصیر - اور اسمار افعال یہ ہین - مبدی معید وکیل باعث مجیب واسع حسیب مقیت حفیظ خالق باری مصور وہاب رزاق فتاح قابض باسط خافض رافع معز مذل حکم عدل لطیف معید محیی ممیت تواب منتقم مقسط جامع مغنی مانع ضار نافع ہادی بدیع رشید - شیخ رحمۃ اللہ نے بھی اپنی کتاب انشار الدعار مین اسمار کو ایسا ہی معین کیا ہے اور مینے بھی اونکے انفاس مبارک سے یمن و برکت حاصل کرنے کے لیے بغیر تبدیل و تغیر کے دیباچہ بیان نقل کیا ہے بعض اسمار ایسے ہین جو مفاتح غیب ہین اونکو

سوائے اوسکے یا اقطاب واکمل کے کوئی اور نہین جانتا جنپر حق تعالی نے اپنے ہویت
ذاتیہ سے اظہار تجلی فرمایا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا
الا من ارتضی من رسول وہ غیب کا جاننے والا ہے اپنے غیب کا کسی پر اظہار نہین کرتا
ہو مگر اون پر جو رسول ہین اور اللہ نے اونکو پسند کیا ہے۔ اور اسی کی طرف رسول اللہ نے
اپنے دعامین اشارہ کیا ہے کہ وَاسْتَأْثَرْتَ بِہٖ فِی عِلْمِ غَیْبِکَ یعنے اور جسکو تو نے اپنے علم
غیب مین اختیار کیا ہے اور یہ سب من وجہ اسم اول اور باطن کے تحت مین داخل ہین او
اعیان ثابتہ کے اسمار کا یہی مبدا ہے چنانچہ یہ انشاء اللہ بیان کیا جائیگا اور اوسکو اکوان
سے کوئی تعلق نہین ہے شیخ رضی اللہ عنہ نے فتوحات مکیہ مین لکہا ہے کہ جو اسمار کہ خلق
اور نسبت سے باہر ہین اوسکو سوائے اللہ کے کوئی نہین جانتا ہے کیونکہ اوسکو اکوان سے
کسی قسم کا تعلق ہی نہین ہے اور بعض اسمار ایسے ہین جو عالم شہادت کے مفاتیح اور مقالید ہین
اور عالم شہادت سے وجود خارجی مراد ہے کیونکہ کبھی عالم شہادت کے اطلاق سے فقط محسوس
ظاہر مراد ہوتا ہے اور کبھی اس سے بھی عام مراد ہوتا ہے چنانچہ اللہ نے فرمایا کہ عالم الغیب
والشہادۃ غیب اور شہادت کا جاننے والا۔ اور یہ سب اسم آخر کے تحت مین داخل ہین
اور ایک وجہ سے اسم ظاہر کے تحت مین بھی داخل ہین اور اسماء حسنیٰ کل اسمار کے امہات اور
اصل ہین اور جاننا چاہیے کہ دو مقابل اسمون کے درمیان ایک اسم ذوالوجہین ہوتا ہے جو دونون
سے حاصل ہوتا ہے اور اوسکا رخ دونون طرف ہوتا ہے اور وہ بیچ مین برزخ ہے جیسے کہ دو صفتون
کے درمیان ایک صفت ذوالوجہین ہوتی ہے جو دونون سے حاصل ہوتی ہے اور اسمائے کے
اجتماع سے جو ہر ایک کو دوسرے سے ہوتا ہے غیر متناہی اسمار پیدا ہوتے ہین خواہ وہ اسمار باہم
متقابل ہون یا غیر متقابل ہون۔ پھر ہر ایک اسم کا وجود علمی اور عینی مین مظہر بھی ہوتا ہے۔
تنبیہ۔ جاننا چاہیے کہ اسمار افعال باعتبار اپنے احکام کے بہت قسمون پر منقسم ہوتے
ہین بعض اسمار ایسے ہین جنکا حکم کبھی منقطع نہین ہوتا ہے اور ازل سے ابد تک کبھی اونکا حکم منتہی
نہین ہوتا ہے جیسے وہ اسمار ہین جو ارواح قدسیہ اور نفوس ملکیہ پر حاکم ہین اور اونکا اون چیزون
پر بھی حکم ہے جنپر زمانہ نہین گذرتا ہے مثل مبدعات اور عالم مثال کی چیزون کے اگرچہ وہ دہر مین
داخل ہین۔ اور بعض اسمار ایسے ہین جنکا حکم ابد الآباد تک رہیگا اگرچہ وہ ازل الآزال
مین موجود نہ تھے۔ اور نہ اونکا ازل مین حکم تھا۔ جیسے وہ اسمار ہین جنکا آخرت مین حکم ہوگا۔

کیونکہ وہ ابدی ہین چنانچہ آیات اون اسمار کے ظہور اور اونکے احکام کے باقی رہنے پر دال ہین اور وہ باعتبار ظہور کے غیر ازلی ہین۔ کیونکہ اونکے ظہور کا ابتدا نشات دنیاوی کے زمانہ انقطاع سے ہے اور بعض اسمار ایسے ہین جنکا حکم ازل مین منقطع ہے اور ابد مین اونکا اثر متناہی ہے جیسے وہ اسمار ہین جو نشات دنیاوی مین زمانیات پر حاکم ہین۔ کیونکہ وہ باعتبار ظہور کے نہ ازلی ہین اور نہ ابدی ہین اگرچہ انکے نتائج باعتبار آخرت کے ابدی ہین اور جن اسمار کا کہ حکم منقطع ہوتا ہے تو وہ حکم یا مطلق منقطع ہوگا اور اوسپر دوسرا اسم حاکم ہوگا جو غیب مطلق الٰہی مین ہے جیسے وہ اسمار جنکا نشات دنیاوی پر حکم ہے یا اوسکا حکم مخفی ہوجاویگا اور اوس اسم کے حکم مین پوشیدہ ہوگا جو اوس سے زیادہ احاطہ رکھتا ہے اور اوس سے زیادہ عام ہے جب اسکی دولت وحکومت کا زمانہ شروع ہو۔ کیونکہ ہر ایک اسم کے لیے اسکے احکام کے ظہور کے موافق دولت وحکومت ہے اور انہین اسمار کے عہد حکومت کی طرف سبعہ سیارہ کے دورے منسوب ہین۔ اور ان ستارون کے ہر دورے کی مدت ہزار سال ہے اور انہین اسمار کے عہد حکومت کی طرف شریعتین بھی منسوب ہین کیونکہ ہر شریعت کے لیے علٰحدہ علٰحدہ اسم الٰہی ہوتا ہے اور جب تک کہ اوس اسم کی دولت وحکومت رہتی ہے اوسوقت تک وہ شریعتین بھی قائم رہتی ہین اور اونکے عہد حکومت تک اون شریعتون کی بھی حکومت باقی رہتی ہے اور بعد اونکے زائل ہونے کے بعد وہ شریعتین بھی منسوخ ہوجاتی ہین۔ اور یہی حال صفات کی تجلی کا بھی ہے کیونکہ جب کسی ایک صفت کی تجلی ہوتی ہے تو دوسری صفت کے احکام جو اوسکے تحت مین واقع ہین چھپ جاتے ہین اور اسمار ہر قسم اپنے مظہر کے طالب ہین تاکہ جسمین اونکے احکام ظاہر ہون اور وہ مظہر اعیان خارجی ہین پھر اگر وہ مظہر کل اسمار کے ظہور کی قابلیت رکھتا ہو جیسے کہ اعیان انسانی ہین تو وہ ہر وقت اور ہر آن مین اون اسمار کی نئی نئی حالتین اسمین پیدا ہونگی۔ اور اگر وہ کل اسمار کے کل احکام کے ظہور کی قابلیت نہین رکھتا ہے تو وہ بعض اسم سے مختص ہوگا اور بعض سے مختص نہوگا۔ جیسے کہ فرشتون کے اعیان ہین اور اعیان کا خارج مین ہمیشہ دنیا اور آخرت مین ہونا اور اونکا خارج مین نہونا اون اسمار کے عہد حکومت اور دولت کے دوام اور عدم دوام پر موقوف ہے اسکو خوب سمجھو۔ کیونکہ اگر تم اس تنبیہ مین غور کروگے اور اپنے مطلوب کو اسمین دریافت کروگے تو تم پر بہت سے اسرار ظاہر ہونگے واللہ اعلم۔

انتباہ ۵۔ جو اشیا کہ خارج مین موجود ہین وہ سب اپنے وجود خارجی کے اعتبار سے

اسم ظاہر کے تحت مین داخل ہین اور حق تعالیٰ باعتبار اپنے ظہور کے عین ظاہر ہے جیسے
کہ وہ باعتبار اپنے بطون کے عین باطن ہے اور جیسے کہ اعیان ثابتہ علم مین باعتبار باطن کے
حق تعالیٰ کے اسمار ہین اور موجودات خارجیہ اوسکے مظاہر ہین ویسا ہی اعیان موجودات
خارجیہ کے طبائع باعتبار ظاہر کے اوسکے اسمار ہین اور اشخاص اوسکے مظاہر ہین۔ پس کل حقیقت
خارجی خواہ وہ جنس ہون خواہ نوع ہون امہات اسمار سے وہ بھی ایک ایک اسم ہین۔ کیونکہ وہ
کلی ہے اور افراد جزئیہ پر شتمل ہے بلکہ ہر ہر شخص بھی اسمار جزئیہ سے ایک ایک اسم ہے
کیونکہ شخص کیا چیز ہے یہ وہی حقیقت ہے جسمین تشخصات عارض ہوگئے ہین۔ اور اسکے
سوا کوئی دوسری چیز نہین ہے۔ یہ باعتبار اتحاد ظاہر اور مظہر کے خارج مین ہے اور باعتبار
تغائر عقلی کے دونون مین فرق ہے کیونکہ اشخاص حقائق خارجیہ کے مظاہر پڑے ہین جیسے
کہ وہ یعنی حقائق خارجیہ اعیان ثابتہ کے مظاہر پڑے ہین اور یہ اعیان ثابتہ اسمار اور صفات
کے مظاہر پڑے ہین۔ فافہم۔

انتباہ۔ بعض متاخرین حکمار کہتے ہین کہ حق تعالیٰ کو اپنی ذات کا علم عین وہی اوسکی ذات
ہے اور اشیار ممکنہ کا حق تعالیٰ کو علم عقل اول کے وجود سے مراد ہے لیکن اوسکے ساتھ تمام صورتین
بھی قائم ہون اور وہ لوگ یہ بات چند مفاسد سے بچنے کی غرض سے کہتے ہین جو اونکو اون کے
مسلک پر لازم آتا ہے اور یہ قول ایک جہت سے حکمت الٰہیہ کے جاننے والے کے نزدیک جو
موحد و مشاہد ہین صحیح ہے لیکن مطلقاً صحیح نہین ہے اور نہ اونکے قاعدون پر درست ہے کیونکہ
عقل اول حادث ذاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی حقیقت علم قدیم ہے کیونکہ اوسکی حقیقت حق تعالیٰ عین
ہی پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ عقل اول بعینہ حق تعالیٰ ہو۔ اور یہ بھی ہے کہ عقل اول ممکن اور حادث
ہونے کے سبب سے عدم ذاتی سے مسبوق ہے اور حق تعالیٰ اوسکو جانتا ہے کیونکہ جسکو وہ
جانے ہی گا نہین تو اوسکو وجود وہ کیونکر بخشے گا۔ پس یہ بدیہی ہے کہ حق تعالیٰ کو اوسکا علم اوسکے
وجود سے پیشتر حاصل تھا۔ اب وہ اوسکا غیر ہوا۔ اور عقل کی ماہیت علم کی حقیقت سے بالبداہت
متغائر ہے کیونکہ علم کبھی بالذات واجب ہوتا ہے جیسے کہ حق تعالیٰ کو اپنی ذات کا علم خود ہے اور
کبھی وہ محض اضافی ہوتا ہے بخلاف ماہیت عقل اول کے کہ وہ اس طرح نہین ہے اگر تم کہو کہ حق تعالیٰ
کو اپنی ذات کا علم معلومات کے علم سے متغائر ہے اور اسی علم کو عقل اول کہتے ہین تو مین کہتا ہون
کہ علم کی حقیقت ایک ہی ہے اور اوسکے افراد مین اعتباری مغائرت ہے کیونکہ اوسکا اختلاف